نماز نبوی میں زبیر علی زئی صاحب
کا صلوۃ المسلمین پر اعتراض کا تعاقب

زبیر علی زئی صاحب نے نماز نبوی کے مقدمہ تحقیق میں صلوۃ المسلمین کی ایک روایت پر اعتراض کرتے ہوئے امام جماعت المسلمین پر عام مسلمانوں کی تکفیر کا وہی پرانا الزام عائد کیا ہے جو فرقہ اہلحدیث کا طرہ امتیاز ہے۔ زبیر صاحب لکھتے ہیں:

"مسعود احمد بی ایس سی نے اپنی کتاب "صلوۃ المسلمین" کے بارے میں یہ بلند و بالا دعوی کر رکھا ہے کہ اس کتاب میں کوئی ضعیف حدیث نہیں لی گئی۔ حالانکہ اسی کتاب کے صفحہ 305 تا صفحہ 307 پر مصنف عبدالرزاق: 116/3 سے "معمر عن عمرو عن الحسن" کی سند سے ایک اثر نقل کرکے لکھا ہے سندہ صحیح یعنی اسکی سند صحیح ہے۔ عمرو سے مراد، ابن عبید ہے۔ (دیکھیے مصنف عبدالرزاق: 83/11، حدیث 19985) - تہذیب الکمال وغیرہ میں یہ صراحت ہے کہ امام حسن بصری کا شاگرد، عمر بن عبید معتزلی تھا ------ ایسے دہریہ کذاب کی روایت کو سندہ صحیح کہنا کتنا بڑی جرأت اور حوصلے کی بات ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔" (مقدمہ التحقیق، از زبیر علی زئی، نماز نبوی، صفحہ 35-36 مولف ڈاکٹر شفیق الرحمان، طبع دارالسلام)

یہی فتوی ان کی ویب سائٹ urdufatwa.com پر فتوی نمبر 188 کی شکل میں بھی موجود ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ اس موضوع پر صلوۃ المسلمین وہ پہلی کتاب تھی جس میں صحیح حوالہ جات کا التزام کیا گیا اور جو رکن بیان کیا گیا اسکا حوالہ ذیل میں درج کیا گیا لیکن قران مجید کی گواہی کے مطابق چونکہ انہوں نے اسی (الروم: 33) جیمبر میں مگن رہنا ہے جو ان کے فرقے کے پاس ہے، انہوں نے پوری کتاب میں سے یہ ایک روایت پیش کرکے قارئین کو یہ باور کروانے کی کوشش کی ہے کہ صلوۃ المسلمین میں بھی ضعیف احادیث ہیں۔ زبیر صاحب کے اعتراض کے جوابات درج ذیل ہیں۔

(1) مصنف عبدالرزاق میں کم و بیش 15 ایسی روایات موجود ہیں جنکی سند عن معمر، عن عمرو، عن الحسن ہے۔ جس کتاب کا حوالہ صلوۃ المسلمین میں ہے، اسکو المجلس العلمی۔ الھند نے شائع کیا ہے جسکی 10 جلدیں ہیں۔ زبیر علی زئی صاحب نے یہ ثابت کرنے کیلئے کہ عمرو سے مراد عمرو بن عبید ہے، مصنف عبدالرزاق طبع و نشرہ المجلس العلمی الپاکستانی کا حوالہ دیا ہے جو کہ 11 جلدوں میں طبع ہوئی ہے۔ زبیر صاحب لکھتے ہیں

کہ عمرو اصل میں عمرو بن عبید ہے جسکیلئے حدیث نمبر 19985 کو 83/11 میں دیکھا جائے۔ حدیث نمبر 19985 میں سند اس طرح ہے اخبرنا عبدالرزاق عن معمر عن حفص بن سلیمان عن الحسن۔ اس سند میں عمرو کی جگہ حفص بن سلیمان نے لی ہے جسکا عمرو بن عبید سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ تہذیب الکمال رقم 1391 میں مذکور ہے کہ حفص بن سلیمان المنقری التمیمی البصری ثقہ راوی ہے اور وہ حسن بصریؒ سے روایت اخذ کرتا ہے اور معمر اس سے روایت اخذ کرتے ہیں۔ (تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، جز 7، صفحہ 16، رقم 1391)۔

(2) مصنف عبدالرزاق میں صراحت موجود ہے کہ عمرو سے مراد کون ہے، تاہم اس صراحت میں دو عمرو شامل ہیں۔ حدیث نمبر 116 میں سند اسطرح ہے عن معمر، عن عمرو بن عبید، عن الحسن جس میں عمرو بن عبید ہے جسکی جرح زبیر علی زئی صاحب نے نقل کی ہے۔ لیکن حدیث نمبر 1185 میں سند اسطرح ہے عن معمر، عن عمرو بن دینار عن الحسن جس میں عمرو سے

مراد عمرو بن دینار ہے۔ زبیر صاحب نے عمرو بن عبید مراد لینے کیلئے عبس گیارہویں جلد کا حوالہ دیا۔ تہذیب الکمال میں دو عمرو بن دینار ہیں، ایک عمرو بن دینار البصری (رقم 4361) اور دوسرا عمرو بن دینار کوفی (رقم 4362) ہے لیکن دونوں ثقہ نہیں ہیں (تہذیب الکمال، جز 22، صفحہ 13، 16)۔

غالبًا تہذیب الکمال پر اکتفا کرنے سے یہ غلط فہمی پیدا ہوئی ہوگی جس میں عمرو بن دینار المکی کا ذکر نہیں ہے۔ تہذیب التہذیب، رقم 45 میں عمرو بن دینار المکی کا تذکرہ ہے جو حسنؒ سے روایت اخذ کرتے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ (تہذیب التہذیب، جز 8، صفحہ 28-29، رقم 45)۔

اس بحث سے ثابت ہوا کہ عمرو سے مراد عمرو بن دینار المکی ہیں نہ کہ عمرو بن عبید اور یہ روایت صحیح ہے۔

(3) قنوت نازلہ کی یہ دعا متعدد طرق سے مروی ہے اور مختلف ائمہ نے اسکو صحیح سند سے روایت کیا ہے۔ چند حوالہ جات ذیل میں درج ہیں۔

1۔ السنن الکبری للبیھقی، عن عبد الرحمن بن أبزی، 2/211، اسنادہ صحیح

5/6

2- إرواء الغليل للالبانی ، 2/170 ، اسنادہ صحیح

3- الفتوحات الربانیۃ ، عن خالد بن ابی عمران ، 2/302 ، رجالہ ثقات

4- السنن الکبریٰ للبیہقی ، عن عبید بن عمیر ، 2/211 ، صحیح موصول

5- نتائج الافکار ، ابن حجر العسقلانی ، عن عبید ، 2/158 ، موقوف صحیح

— مندرجہ بالا شاہد روایات اس دعا کی صحت کیلئے کافی ثبوت ہیں۔

(4) مقدمہ تحقیق میں زبیر علی زئی صاحب نے یہ بتانے کی سعی کی کہ صلوٰۃ المسلمین ضعیف روایتوں کا مجموعہ ہے لیکن صد کوشش کے باوجود انہیں کوئی اور روایت نہیں مل سکی تو اپنے موضوع سے ہٹ کر ایک اور تاریخی روایت تاریخ مطول سے پیش کر دی اور پہلی روایت کے برعکس جسکا حوالہ متن میں دیا تھا تاکہ صلوٰۃ المسلمین پر اعتراض واضح نظر آئے، اس روایت کا حوالہ فٹ نوٹ میں دے دیا تاکہ عام قارئین اس روایت کو بھی تاریخ مطول کی بجائے صلوٰۃ المسلمین کی روایت ہی خیال کریں۔ یہ اقدام ان کی شکست خوردہ ذہنیت کی غمازی کرتا ہے کہ بھرپور

کوشش کے باوجود انہیں اس ایک روایت کے علاوہ
صلوٰۃ المسلمین پر کوئی اور اعتراض نہیں مل سکا۔
تاہم اس عمل سے انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ الحمدللہ
صلوٰۃ المسلمین تمام ضعیف روایات سے پاک ہے اور
جمیع معنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز مبارک
کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے۔ قارئین کرام اور جماعت المسلمین
کے اراکین کیلئے یہ تفصیل انتہائی اطمینان بخش ہے۔

وما توفیقی الا باللہ

از، عمر ضیام
02-02-2021

x ——— x ——— x